34215-چہرہ صاف کرانے کا حکم

سوال

چہرہ چھلوانا یعنی چہرے کے اوپر والی خارجی جلد کو زائل کروانے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

چہرے کو چھلوانا ایک ایسی پلاسٹک سرجری آپریشن ہے جو خوبصورتی کے لیے ہوتی ہے، اور بعض افراد بڑھاپا چھپانے کے لیے ایسا کرتے ہیں، یعنی بڑھاپے اور بڑی عمر کے آثار چھپانے کے لیے کیا جاتا ہے، تاکہ وہ شخص زیادہ نوجوان نظر آئے.

اس طرح کی پلاسٹک سرجری ایسے اسباب دوافع پر مشتمل نہیں جس کی بنا پر یہ آپریشن کروانا جائز ہو، اور اس نوع کی پلاسٹک سرجری نہ کروانے کی وجہ سے انسان کو کوئی تکلیف اور مشقت نہیں ہوتی، بلکہ اس میں تو انتہائی چیز تغییر خلق اللہ، اور لوگوں کا اپنی خواہشات و شہوات کے مطابق کھیلنا ہے، جوکہ حرام ہے ایسا کرنا جائز نہیں، اس دلائل ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں :

1–اللہ سبحانہ وتعالی نے شیطان کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے :

{اور میں انہیں ضرور حکم دونگا کہ وہ اللہ کی پیدا کردہ صورت میں بگاڑ پیدا کریں} النساء (119).

یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ تغییر خلق اللہ ان حرام کاموں میں شامل ہے جسے شیطان نافرمان قسم کے بنی آدم کے لیے بنا سنوار کر پیش کرتا ہے.

2–بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوبصورتی کے لیے جسم گودنے، اور جسم گدوانے والی، اور ابرو کے بال اتارنے اور

اتروانے والی، اور دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنے اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی
پیدا کرنے والیوں پر لعنت فرمائی"

پھر عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنھما
کہتے ہیں کہ مجھے کیا ہے کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے لعنت فرمائی ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5931) صحیح
مسلم حدیث نمبر (2125).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (
21119) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ کام کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے، اور اس کی علت بیان کرتے ہوئے اسے تغیر
خلق اللہ قرار دیا ہے، اور تغیر خلق اللہ اور حسن و خوبصورتی حاصل کرنے کو جمع کیا
ہے، اور چہرے کے اوپر والی جلد کو زائل کرنے کے لیے چہرہ چھلوانے میں یہ دونوں معنے
پائے جاتے ہیں، کیونکہ حسن و خوبصورتی زیادہ حاصل کرنے کے مقصد سے ایسا کیا جاتا
ہے، تو اس طرح یہ اس شدید قسم کی وعید لعنت میں شامل ہوگا، اور ایسا کرنا جائز
نہیں.

اور بعض لوگ اس میں کچھ لنگ قسم کے
عذر تراشتے اور پیش کرتے ہیین اور انکار کرتے ہوئے کوئی ایسا سبب ایجاد کرنے کی
کوشش کرتے ہیں جو اس طرح کی پلاسٹک سرجری کو جائز کردے کہ وہ شخص بذاتہ نفسیاتی
طور پر اس سے تکلیف محسوس کرتا ہے، یا پھر خوبصورتی و حسن کامل نہ ہونے کی بنا پر
دنیاوی اہداف حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا وہ شخص کمزور ایمان کا مالک ہے، تو
اس طرح کے وسوسوں اور وہموں کا علاج یہ ہے کہ دلوں میں ایمان ک وجاگزیں کیا جائے،
اور اس کی پختگی کی جائے.

اور دل میں اللہ تعالی کے تقسیم کردہ
حسن و جمال اور شکل و صورت پر رضا پیدا کی جائے، اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ مظاہر
یعنی ظاہر طور پر خوبصورتی ہی ایسی چیز نہیں کہ جس سے قیمتی قسم کے اہداف تک پہنچا
جاسکتا ہے، اور بہتر قسم کے مقاصد حاصل ہوتے ہوں.

بلکہ یہ چیز تو اللہ تعالی کی توفیق
اور پھر شریعت مطہرہ پر عمل پیرا ہو کر اور اداب حمیدہ اور مکارم اخلاق اپنانے سے
حاصل ہوتی ہے.

دیکھیں کتاب : احکام الجراحۃ الطبیۃ
تالیف ڈاکٹر محمد المختار شنقیطی صفحہ (191–198).

واللہ اعلم.